انجانب

ہماری عید تو یہ تھی بہار میں رمضاں
نہار منہ ہمیں رکھتا نہار میں رمضاں

حضرات ۔ لیجئے مبارکباد ۔ رمضان شریف اپنی تشریف کا ٹوکرا لاد کر چلتے ہوگئے ۔ اور عید کے بعد دن پہلے تین روز پہلے ہی انکو الوداع کہدیا ۔ دیدہ بازوں کی **عید ہوگئی** ۔ مگر بیسروپا کی ہی عید ہوئی ۔ ہلکا ل گئی ہمیں ہندوستان کے مسلمان خالی پیٹ بجاتا ۔ اور خشک زبان چلاتی چھوڑ بیٹھے ۔ مالداروں نے **زکوۃ** کا بیج ہی بو دیا **فطرہ** کے لئے بیچارے فقیر در در کی بھیک ہی مانگیں ۔ تو اب کوئی کسیکو کوڑی دوال نہیں کہ مہذب فقیروں کو چندہ میں دیں ۔ یا مفلس بے روزگار سے لنگڑوں کو سندہ دیں ۔ وہی مثل ہے کہ زکوۃ کو نہ مونہ لے چولہے میں جھونکو ۔ ساری دولت جیکی ۔ چولہے تلے گاڑ بیٹھے ۔ نہ کہتا بس دکھلائیں ۔ اب کوئی کسی کو جھوٹا سچا قول بھی قسم دیے کار وادار نہیں ۔ جیجی و شاہی سکہ دیا تو ذرا کارے دارد ۔ ہاں البتہ بعض دان داتا ہی **شغل عید** کے دن تک نئے ثواب کی دم میں خدا باندھے رہیں گے ۔ اور کچھ نہیں تو حسین لونڈوں کو گڈیاں ۔ اور کال ماری رنڈیوں کو کٹوریاں دلادینے کے لئے سدابرت یا لنگر خانے جاری رکھیں گے کہ ان کو سخاوت کا عشق ان کے چکنے چپڑے گالوں پر ہاتھ پھیری کرنے سے روک نہیں سکتا ۔ لیکن حضور انجانب ان لوگوں سے ملی بھگت نہیں رکھتے ۔ کیونکہ جذبہ وطنی کا جکایا ۔ اندکایت شماری کا بیچارا فوق البھڑک بنائے ہوئے ہے ۔

ہاتھ کا میل ۔ ہاتھ میں دیکھا اس سے بھی اچھا سمجھتے ہیں کہ حادثات دنیاوی نے اتفاقی طور پر ہمیں بیکر رہنے دکھا ہے ۔ اب اتنا بھی نہیں جانتے کہ لونڈے اور رنڈیاں میں کس باغ کی مولی ۔ اور کس کھیت کے بتھوے جوان کی لب جیب پر لٹو ہو کر گرد گھماتے رہیں ۔ اگر **رمضان شریف** کی بھوک پیاس میں جیجیر ۔ دیگ دلگیر ہو بھی ہوتے تو **افطاری** کے وقت سے **سحری تک** جامع مسجد اور چاوڑی بازار ہی کا

جگر کاٹے رہتے ۔ مگر یہ کہاں ۔ کیونکہ ؎

کبھی یہ دل تماشہ گاہ تھا عیش و مسرت کا
اب اس میں حسرت و یاس و تمنا سیر کرتے ہیں

حضرت ۔ ہندوستان کا ہر روزہ **دوامی قحط** سلامت ہے ۔ تو ہمارے نزدیک تو ہمیشہ **رمضان مبارک** کی سی وہی چہل پہل موجود ہے کہیں گئی نہیں جس سے بہت سے دیندار و ان کی نہی است ۔ روزہ دار روزمرہ ثواب کماتے رہیں گے ۔

پہلے جو دن بھر میں جنگلی بینوں کی طرح تین چار مرتبہ بھرپور راتب اوڑاتے اور مونچھوں پر تاؤ دیتے تھے ۔ وہ اب ایک ہی مرتبہ کھاتے ۔ اور بینوں کی جان پر صبر کرکے مصیبت کے دن کاٹتے ہیں ۔ کیونکہ ان کے پاس پیسہ زہر کھانے کو بھی فالتو نہیں جو آپ کھائیں اور دوسروں کو خیرات میں دیں ۔ اگر شرما شرمی پینے پرائے کو اتفاقاً عید بلقر کو بھی دے نکلیں تو اپنے گھر کا بیٹا لاچھا اوندھا ہوتا ہے ۔ اور مع امت کال کر جانے کی نوبت آتی ہے ۔ مگر پھر بھی ثواب کمانے کے خیال سے حق ہمسایہ مان کے جائے کوا اور کچھ نہیں تو گالیاں دینے سے بھی گریز نہیں کرتے ۔ اس کال میں مفلس ہونے کی وجہ سے بلی کالی جان کو کالے نون کا نمک دان سمجھ کے کبھی نگاہ بھر کے بھی نہیں دیکھا **عید کا لطف** اس سے پوچھئے ۔ جو گھر سے شیر خرما پر جس میں چھوہارے پھول پھال کے کھجی کا کپا بن گئے ہوں ۔ روزہ افطار اور دو دو موئیاں زہر مار کرکے **دوگانہ عید** ادا کرنے نکل کھڑا ہو ۔ یا اس سے پوچھئے جو صبح ہی صبح میخانہ یا ہوٹل سے دو چار جام صبوحی اوڑا کر برانڈے سے پرے موری دروازہ کی موری میں پڑا ہو ۔

ہماری عید کا لطف تو اس سرپوش نما آسمان سے کبھی دیکھا ہی نہیں جاتا ۔ ہر روز ہمارے سر پر نت نئی آفتیں ڈھا رہا ہے کہ سر چھپانے کو بھی کہیں جگہ نہیں ملتی ۔ **ہائے رمضان** ؎

کس قدر باوفا ہے اس کا خیال
بے لبسی میں بھی آئے جاتا ہے

یہی سبب تھا کہ عید کے دن ادھر حرمت عید موندھ چلکا کر بیٹھے ۔ گھر بیٹھے خالی ہی دکھا ۔ ہاں **شغل عید** کی روزہ کشائی کے بعد جس روز قبر اندھیرے ۔ اوجالے کسی دورے پرے کی پری پر کمر بند کشائی کر بی

لی جائے گی۔ اللہ خیر رکھے۔ آمین ثم آمین ؎

یاران ہم قالب

بی شب برات النساء کی فراری

میاں رمضان خان کی تشریف آوری

واہ وا میاں رمضان خان آپ بھی کیسے آدمی ہیں۔ اجی دس پندرہ یوم سے پیشتر آئے ہوتے شب برات النساء سے ملاقات ہو جاتی۔ یہ آپ کی کیسی بیوی ہیں۔ جو آپ سے بھاگتی پھرتی ہیں۔ ہم ہوتے تو ایک توبہ کا گولہ اٹھا کر مار دیتے۔ مگر ہاں خوب خیال آیا۔ دیکھئے شب برات النساء سے بچے رہیئے گا۔ اونہوں نے پٹاخے ہتھڑاتے۔ بارود وارود بنا کر رکھی ہے۔ آپ ان کو کس برتے پر ملنے آئے ہیں۔ واہ حضرت واہ آدمی ہو کہ پاجامہ۔ کہ لنگا حرنگا دیکھتے ہو کہ میں اس کے غم میں اس قدر لاغر ہو رہا ہوں کہ باوجود آنکھیں بند کرنے کے بھی دکھلائی نہیں دیتا ہزاروں سپاہی مجھ کو ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن میں نظر نہیں آتا۔ پھر مجھ پر بارود وغیرہ کا کیا اثر۔

میاں رمضان خاں آپ کے دماغ میں گرمی زیادہ ہے۔ اچھی طرح فصد لیجئے۔ یا شب برات النساء کے ہاتھ سے دو تین گولے کھائیے تاکہ خون نکلے۔ اور نہیں تو ایک سہل ترکیب ہے۔ غزنی پور کے بازار میں پھوٹیں اور پٹاخے وغیرہ بیچنا نہایت مناسب ہے۔ اجی وہ مصالحے شب برات النساء نے جمع کر رکھے ہیں۔ کہ رات کو بذریعہ آتشبازی کے چیونٹی کے پیر دیکھنا تو درکنار مجسم پورے ہاتھی کو دیکھ لیتی ہیں۔ تو تم بھلا کس قطار و شمار میں ہو۔ نہیں معلوم آپ سے کیوں فرنٹ ہیں۔ اور لوگوں سے راضی ہیں۔ خان صاحب خفا نہ ہوجئے گا۔ سبب یہ ہے کہ آپ شب برات النساء کو فاقے سے رکھتے ہوں گے۔ اور اب وہ یہاں حلوا کھاتی ہے۔ تو بھلا آپ کے ساتھ کیونکر جائیں۔ اور کیونکر نہیں اور خود بھی انشاء اللہ سوکھ کے سہاگے جیسا رہے ہو گئے ہو۔ اس قدر کنجوسی کو دخل نہ دیجئے۔ ہم بھائی اب تم چپ رہو۔ بالکل بیکار ہو گئے۔ تمہارے منہ میں تو لوا پیر ہو گئی ہے۔ ایک بات میں سیکڑوں باتیں کہہ چلے۔ عقلمند بننے کا دعوے۔ اور ہو تم نئی کی سی باتیں۔ کہاں تک تم کو سمجھاؤں۔ تم تو پیر اپنے جاتے جاتے ہو۔ اور بچیوں کی طرح بن بیٹھا رہے ہو۔ اجی میں کنجوس نہیں۔ میرے یہاں وہ خرچ ہے کہ پاجامہ ڈھیلا ہوا جاتا ہے۔ بلکہ ننگا ہونا پڑتا ہے۔ روزے میں میرے یہاں روزانہ دال پکتی ہے۔ اور پھر اس میں ایک دھیلے کا گھی بھی خرچ ہوتا ہے۔ حساب لگائیے۔ تو آنکھیں بیٹھ جائیں۔ جب میرے یہاں اس قدر خرچ ہے۔ تو شب برات النساء کا فاقے کرنا بعید از قیاس ہے۔ بہت دن ہو گئے۔ جب سے میں ان کی تلاش میں فضل کے گھوڑے پر سوار ہوں ان کا فاقے کرنا یا نہ کرنا مجھ کو اچھی طرح کیا بلکہ بالکل یاد نہیں ہے۔ کیا خیال شریف میں۔ جی ہاں اچھی طرح سمجھ تو گیا۔ مگر میرا پیٹ پھولتا ہے۔ بغیر بولے رہا نہیں جاتا۔ اچھی طرح خوب خیال کریجئے۔ اگر یاد نہیں ہے۔ تو کچھ دیر پیچ کر لیجئے۔ یہ دل لگی نہیں۔ دل لگانا ہے۔ خدا کے واسطے تمہیں میری انفاری کے پھلوری و کنگھے کی قسم۔ تمہیں میرے کیڑوں کی قسم چپ رہو۔ ان باتوں کا تذکرہ نہ کرو۔ اب میں دس بارہ یوم کے بعد پھر خفیہ تلاش کروں گا۔ شاید لڑائی کا سامان اس لئے جمع کر رکھا ہو۔

اونتیسویں تاریخ کو بھی میں بسواں میں موجود تھا۔ گو بادل فلاں کے دامن میں چھپا رہا۔ شب برات النساء کو خفیہ تلاش کیا۔ مگر نہ ملتی تھیں نہ ملیں اور سب لوگوں نے آنکھیں پھوڑ ڈالیں۔ مگر نہیں نظر نہ آیا۔ ہاں بعض بعض جگہ دو دو مقام پر دامن کے اولٹ جانے سے بعض آدمیوں نے دیکھ لیا۔ شاید شب برات النساء نے بھی مجھ کو دیکھا ہو۔ اسی وجہ سے اور زیادہ پوشیدہ ہو گئی ہو۔ واہ حضرت آپ بڑے عقیل اور بڑے کام کے بلکہ آپ شیشے کی الماری میں بند کرنے کے قابل ہیں۔ آپ کی باتیں وجیبے بیچ میں گویا روزے میں کباب کھا رہے ہیں۔

اجی حضرت بی بی شب برات النساء کو جانے دیجئے۔ ان کو تین طلاق کہیئے۔ میں آپ کا جوڑ عیدن کے ساتھ ملا دوں گا۔ اگر وہ تم کو گود میں بٹھا کے سو کھلاتی تھیں تو یہ پیچھے پھر کے سویاں کھلائیں گی۔ اور میلہ دکھانے کے لئے کاندھے پر سوار کر کے لے جائیں گی۔ اور پھر دنوں تالاب میں تم کو ڈبو دینگی ؎

یہ بال بیان تمہاری اس قدر رعاطر کریگی۔ کہ سو تیاں کہلائی تو در کنار دو وہ بھی پالیں گی۔ اگر آپ کو منظور ہو۔ تو تیسویں تاریخ کو عقد کردیا

راقمہ ۔ ہدایت علی بسوانی

(نوٹ) بیچ سے صفت عقد ہوگیا۔ ذبیح

لڑاکو کے ابا جھگڑالو کے دادا جناب شیخ صاحب۔ دام چھینچھالم دکہنے کے بعد با تہا پائی کے گزارش ہے۔ کہ بندہ بفضلہ تعالے نے خوب رمضان شریف میں رفتا جھگڑتا ہے۔ اور آنجناب کے لڑنے جھگڑنے کا خواستگار ہو دیکھئے کہ آپ کا وہ رتبہ بڑھے۔ کہ جسٹر میں آپ کا نام درج ہوجائے روزہ بھی بہل جائے گا۔ ہاں یہ تو بتایئے کہ آپ کتنے روزے رکھتے ہیں۔ تیس یا اس سے کچھ کم زیادہ۔

ہم تو سنتے ہیں کہ گاؤں۔ قصبے۔ شہر میں ہر جگہ روزے برابر ہیں۔ مگر ہم کو یقین نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو بالکل بے انصافی ہے۔ اور دوسری بات یہ بتایئے۔ کہ آجکل آپ کچھ پارسا بھی بنے یا نہیں۔ اینجانب قدس سرہٗ تو بالکل مولوی ہوگئے ہیں۔ ایک ان میں دس وقت کی نماز جس میں شش اور دو ہشتر سجدے۔ اور ایک دن میں تین وقت کے روزے اپنے ذمے فرض کر لئے ہیں۔ اور یہ خدا ہی کی قدرت ہے کہ میں ایسی لاغری میں بمشقت برداشت کرلیتا ہوں۔ اسی باعث سے تو یہ حالت ہے۔ کہ کم طاقت غصہ زیادہ مارکہانے کی نشانی۔ جس طرف دیکھئے آجکل خوب لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔ روزہ سے روزہ لڑتا ہے۔ بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ سودائی گئے۔ کسی کے سمجھائے نہیں مانتے۔ ہاں اگر کیلوں والا جوتا نعل دار عمدہ بطور انعام کے سر پر زور سے دیا جائے تو شاید کچھ اثر ہوجائے کہ بار دگھنٹہ پہلے آنکھ۔

اینجانب علیہ الرحمہ جس سے لڑتے ہیں۔ اس کے بال تو درکنار ڈاڑھی مونچھیں بلکیں تک ندارد ہوجاتی ہیں۔ اور وہ کے مارتا ہوں کہ بس بیٹھ ہی جاتا ہے۔ نہیں معلوم کتنے نامردوں کو مار۔ کتنی کھمبوں کو مار۔ آخر شش کیوں بن بنائی تھیں۔ نہیں معلوم کتنی جھونیٹوں کو مارا۔ آخر کیوں انکار کی ڈھو سے لئے جاتی تھیں۔ دیکھئے اس متبرک ماہ رمضان میں کس کس کو مارتا ہوں۔ یقین ہے تیس مار خان ہو جاؤں گا۔ پھر آپ مجھ کو ملازم رکھ لیجئے گا۔ پھر دیکھئے گا کہ کس مشقت سے کام کرتا ہوں۔ کسی کی ناک نہ ہوگی۔ کسی کے کان نہ ہوں گے۔ کسی کی آنکھیں نہ ہوں گی۔ یا ہوں گی تو ایک کسی کے ہاتھ نہ ہونگے کسی کے پیر نہ ہوں گے غرضکہ آپ کا شہر عجائب المخلوقات نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ۔ اور پھر سارا شہر زرخیز ہوجائے۔ جہاں نمایش ہو۔ وہاں پلٹن کی پلٹن کھڑی کر دیجئے۔ اور انعام حاصل کیجئے۔ اور آپ یقیناً اس کے سردار ہو جائینگے مگر سردار کا سر ہونا چاہیئے۔ اور مجھ سے یہ مختف ماہ رمضان ہی میں ہوسکے گی اس میں طبیعت بہلے گی۔ اور تنخواہ باجرہ کی روٹی ٹکا ہفتہ لوں گا۔ اگر منظور ہو تو اینجانب قدس سرہ کو خوشامد کرکے ہاتھ جوڑ کر بلا لیجئے۔ مگر مجھے یہ کیا معلوم ہوگا۔ کہ آپ نے ہاتھ جوڑے یا نہیں۔ اگر آپ کو منظور و خود غرض ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کے پنجوں کو کاٹ کر بذریعہ پارسل ارسال کیجئے کہ مجھ کو یقین ہو۔

اگر سمجھدار ہو تو یہ شعر سُن لیجئے۔ مگر سمجھنے والوں کا تو مرن ہے ؂

صفت روزہ

شیخ کا حال اب ایسا ہے   مثل توے کے جلتا ہے
پانی نہ پینے پاتا ہے   غصہ سے شعلہ بھبوکا ہے
گالیاں سب کو دیتا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

اول جھولی میں گنڈے   دیگر جھولی میں انڈے
پیچھے جھولی میں بنڈے   ہاتھ میں گنوں کے ڈنڈے
کھانے کا سامان رکھتا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

بند کرو اب آنا جانا   اچھا نہیں یہ تانا بانا
روزوں تک اب یاں ہی جانا   روزہ پڑے گا پھر پچھتانا
سب سے یہ لڑتا بھڑتا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

سب سے کرتا ہے وہ ٹھٹھا   ہٹا کٹا۔ اُلّو کا پٹھا
گو وہ ہے سا کھو کا لٹھا   مارے گا گو دیکے سر پر چپٹا
خیال نہ کرنا بچھو تا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

نام ہی اس کا ہے جلاد   اس سے عالم ہے ناشاد

کرتا ہے سب پر وہ بیداد اندھے کی ہے داد نہ فریاد
مست نشہ میں رہتا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

لاٹھی و ڈنڈے اس کے پاس جس کو مارے ہووے ناس
روئے عمر بھر اس کی ساس بیوی کھود کے بیچے گھاس
سب کو خوب رولاتا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

اندنوں اس کا یہ ہے کھیل دیکھا جد ہر ہے ریلا پیل
مارا گر پھن یا کہ ٹھیل یا جا کے دیا اک اک کو دھکیل
بولے کوئی تو کہتا ہے
روزہ ہے بھائی روزہ ہے

راقمہ ۔۔۔ اوپر والا ہدایت علی لبرانی

خدا بچائے

چور خدمتگار سے ظالم خونخوار سے
بنئے کی ادہار سے بڈھے بیمار سے
مسلمان سودخوار سے بیچ قیم نامہ نگار سے
نا شکر عزدار سے خدائی توحیدار سے
ننگی تلوار سے گردون پھٹکار سے
ترش انار سے میلہ کی بھیڑ بھاڑ سے
روٹی جوار سے جرم کے اقرار سے
پنجابی اخبار سے آپس کی تکرار سے
معاملہ کھار سے طلبن کی بوچھاڑ سے
پازیب کی جھنکار سے نشتر بے مہار سے
پیر بدکار سے بی جنا کی چوٹی سنگھار سے
ممٹی کے شکار سے تحصیل کی بیگار سے
چوہوں کے اچار سے مرہٹی دربار سے
آسیب کے پھیر پھار سے شاعر عیار سے
تلاف نامنجار سے قیصر کی ڈکار سے
شہر کتی بیوپار سے ڈولی انزار سے
بھولے ہوئے یار سے معشوق جفا کار سے
نادہند قرضدار سے عورت گرہکٹ نار سے
ادہار خریدار سے چولی پھٹے وار سے
بے وقت کے ملنہار سے گاہکی ادہار سے
توحید کے انکار سے اہلمد ہوشیار سے
بیہودہ اشعار سے رشوتی دربار سے
کالے کی پھنکار سے رنڈی کے پیار سے
قوم گنہگار سے دشمن کے وار سے
فرمائش کلدار سے چھکڑ بازار سے
تھانہ کی پھٹکار سے بخل شعار سے
خوشامدی روزگار سے ڈاکٹری پیر پھاڑ سے
تیغ آبدار سے بات پر بیچ وار سے
ہاتھی چنگھاڑ سے روزن آرپار سے
جوتی پیزار سے زاہد مکار سے
ہیجڑے نزار سے واعظ زناکار سے
صاحب زردار سے لونڈے طرحدار سے
بارش موسلا دہار سے دمہ کی کھنکار سے
گنوار کے بخار سے ناقابل پھٹکار سے
کافر گنہگار سے

راقمہ ۔۔۔ پھٹکار سے

مسہل برائے معافی گناہان

برگ تواضع ۔ تخم سخا ۔ بیج تسلیم ۔ تخم رضا ۔ صمغ وفا ۔ پوست صبر اصل الحیا ۔ ہمہ ادویہ را ہم وزن گرفتہ در دہان استغفار کوفتہ در آب صدق تر کردہ بوقت تہجد ۔ بدیگ توکل نہادہ و بر آتش عشق الٰہی جوشش دادہ ۔ بعدہ در پارچہ زہد صاف نمودہ ۔ از بادۂ حلم سرد نمودہ و شکر شکر آمیختہ در کاسہ قناعت انداختہ بنوشند ۔ یقین کامل ست کہ مواد فاسد مثل حسد و بغض و کینہ و بخل و کبر و عیب و ریا وغیرہ خارج گردد ۔

راقمہ خیرخواہ افضل الاخبار ۔ اے ۔ جی ۔ کیکڑی